تعزیر بالمال شریعت اسلامی کی روشنی میں

اٹھائیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۸ تا ۱۰ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۷ تا ۱۹ نومبر ۲۰۱۸ء، جامعہ اسلامیہ دارالعلوم محمدیہ، راجستھان

آج بتاریخ ۱۸ نومبر ۲۰۱۸ء ارکان کمیٹی نے تعزیر بالمال کے مسئلہ پر غور وفکر کے بعد درج ذیل تجاویز منظور کی ہیں:

الف۔ اسلام میں انسداد جرائم کے لئے حدود اور تعزیرات کا مضبوط نظام ہے، مخصوص جرائم پر جو سزائیں مقرر ہیں ان کو حدود کہا جاتا ہے، اور جن جرائم کی سزائیں شریعت نے متعین نہیں کی ہیں ان کو تعزیرات کہا جاتا ہے۔

ب۔ تعزیرات کی ایک اہم قسم تعزیر مالی ہے جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مجرم پر الگ سے کوئی مالی جرمانہ عائد کیا جائے؛ تاکہ مالی دباؤ سے مجبور ہو کر مجرم اپنے جرم سے باز آجائے، موجودہ حالات میں جبکہ جرم سے روکنے کے لئے مالی جرمانہ کے علاوہ کوئی اور صورت ممکن یا مؤثر نہیں ہے تو مالی جرمانہ کی گنجائش ہے؛ البتہ اس میں عدل کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

ج: تعلیم وتربیت کے نظام کو درست رکھنے کے لئے بلا اجازت غیر حاضری یا کسی اور کوتاہی پر مناسب جرمانہ کیا جاسکتا ہے؛ خواہ اس کی یہ شکل اختیار کی جائے کہ جن طلباء کو مفت قیام وطعام کی سہولت دی گئی تھی ان کی سہولت ختم کر کے ان سے فیس وصول کی جائے، یا جن سے فیس لی جاتی ہے، ان سے الگ سے جرمانہ کی رقم وصول کی جائے، یا کوئی اور مناسب ومؤثر شکل اختیار کی جائے؛ البتہ اس رقم کو رفاہی کاموں میں خرچ کیا جائے۔

د: تعلیمی اداروں کے علاوہ دیگر اداروں یا برادریوں اور پنچایتوں کے لیے نظم وضبط کو برقرار رکھنے اور اجتماعی مفادات کے تحفظ کے پیش نظر عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اور معتبر علماء وارباب افتاء کے مشورہ سے مالی جرمانہ عائد کرنے کی گنجائش ہے۔

ھ: طلاق کے بارے میں پائی جانے والی افراط وتفریط اور خرابیوں کو قابو میں رکھنے کے لئے اگر بوقت عقد نکاح عاقدین باہمی رضامندی سے بے جا طلاق کی صورت میں مہر میں اضافہ کی شرط لگا دیں تو اس کی گنجائش ہے۔

و: جو شخص بے جا طریقہ پر اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاق دیدے اور اس میں شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو عورت کے مطالبہ پر دارالقضاء یا محکمہ شرعیہ اس پر مناسب مالی جرمانہ عائد کرسکتا ہے، اور ضروری ہے کہ اس رقم سے متاثرہ عورت کی مدد کی جائے۔

☆☆☆